فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم: منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ ۔ ۷ وفا ۱۳۴۹ ہش ۔ ۷ جولائی ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۵۴

اخبارِ احمدیہ

ایبٹ آباد ۵ وفا (بذریعہ فون)
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔
احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

○ ایبٹ آباد ۵ وفا ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت ہی برکت ڈالے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

○ میرے تایا محترم چوہدری احمد جان صاحب کراچی میں دل کی تکلیف اور اعصابی تکلیف کے باعث صاحبِ فراش ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں ۔
(ڈاکٹر فہمیدہ فضلِ عمر ہسپتال ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا چندہ حسبِ ذیل طریق پر ادا کیا جا سکتا ہے :-

- براہِ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں ۔
- مقامی سیکرٹریانِ مال کو ادا کرکے رسید حاصل کریں ۔
- چیک یا ڈرافٹ بنام سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ بہتر ہو گا کہ تمام چیک اور ڈرافٹ دفتر ہذا کو بھجوائے جائیں ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی سکیم کے الٰہی تحریک ہونے کا نہایت درخشندہ و تابندہ ثبوت

پاکستانی جماعتوں کی طرف سے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کے حضور سترہ دن میں سترہ لاکھ روپے کے وعدہ جات کی پیشکش

اب تک دو لاکھ روپے سے زائد نقد وصول ہو چکے ہیں وعدہ جات اور وصولی کا سلسلہ برابر جاری ہے

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور ہسپتال کھولنے کے لئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان فرمایا اور مخلصینِ جماعت کو اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ایک خاص سکیم کے ماتحت مالی قربانیاں پیش کرنے کی تحریک فرمائی ۔ پاکستانی احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور نے فرمایا :-

"پاکستان کے مخلصین کے لئے میں نے یہ سکیم اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت بنائی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو گی ۔ میں یہ اپیل اس یقین کے ساتھ کر رہا ہوں کہ آپ انشاء اللہ قربانی دیں گے اس لئے کہ اس خدا نے جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا ہے اور پھر خود ہی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ ڈالا ہے کہ تو میرے دین کی عظمت کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دے گی ۔ دوسرے ملکوں میں اسلام کی سربلندی کے لئے ہمیں قربانیاں دینی پڑیں گی ۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مخلصینِ جماعت ۴ وفا ۱۳۴۹ ہش تک یعنی سترہ دن کے اندر اندر ۱۶,۹۷,۰۰۰ روپے کے وعدہ جات اور دو لاکھ روپے سے زائد ادائیگی اپنے پیارے آقا کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ دنیا پر برابر آشکار کر رہا ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک اُس کی اپنی القاء کردہ تحریک ہے اور اسے اُس کی خاص تائید و نصرت حاصل ہے ۔ دنیا میں اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیاں پیش کرنے کا یہ جذبہ بحمد اللہ تعالیٰ صرف جماعتِ احمدیہ کا ہی حصہ ہے ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔

جماعتہائے احمدیہ کراچی ۔ ربوہ ۔ سرگودھا ۔ لائل پور ۔ شیخوپورہ ۔ راولپنڈی ۔ اسلام آباد ساہیوال اور گوجرانوالہ مبارکباد کی مستحق ہیں جو اس وقت تک وعدہ جات کے حصول میں پیش پیش ہیں ۔ دیگر امراء / صدر صاحبانِ جماعت جنہوں نے ابھی تک اس تحریک کو احبابِ جماعت تک پہنچانے میں بھرپور حصہ نہیں لیا کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور کے اس ارشاد کو مشعلِ راہ بنائیں کہ "اب چلنے کا وقت نہیں رہا اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے ۔" اور احبابِ جماعت سے حضور کی بیان فرمودہ سکیم کے مطابق جلد وعدہ جات حاصل کرکے مرکز کو ارسال فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے اعلیٰ نتائج برآمد فرمائے ۔ آمین ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احبابِ جماعت آپ کی صحتیابی کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ آپ کی طبیعت تاحال ناساز ہی چل رہی ہے ۔ گزشتہ چار پانچ دن سے سردرد زیادہ ہو گئی ہے ۔ گردن کے پٹھوں میں درد شروع ہو جاتی ہے ۔ بے خوابی کی تکلیف میں بھی کوئی افاقہ نہیں ۔ یہ تکلیف مسلسل چل رہی ہے جو بہت پریشانی کا موجب ہے ۔

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی و کافی، قادر و قدیر اور مقتدر خدا اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تاکہ آپ پہلے ہی کی طرح خدمتِ دین کے کاموں میں بھرپور حصہ لے سکیں ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ۔ وفا ۱۳۴۹ ہش

اِسلام اور سیاست

(۳)

سوال یہ ہے کہ آج ایسا کیوں ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ مسلمانوں نے تجدید و احیائے دین کے الٰہی پروگرام کو پسِ پشت ڈال کر تجدید و احیائے دین کے لئے بھی میکیاویلی ۔ گوبلز اور لینن کے طریقِ کار اختیار کر لئے ہیں۔ مسلمان داناؤں نے مغربی "ازموں" کے طریقِ کار ہی کو احیائے اسلام کا طریقِ کار بنا لیا ہے اور بجائے قرآنِ کریم کے بتائے ہوئے طریقِ کار کی طرف توجہ دینے کے حکمائے مغرب کے تدبّر اور فلسفہ سے اسلامی زوال کا حل نکالنا چاہتے ہیں چنانچہ ایک دینی جماعت نے جو سب سے زیادہ اپنے آپ کو اسلامی سیاست کا ماہر سمجھتی ہے بسا اوقات اسلامی طریقِ کار کی تشریح کبھی فاشزم اور کبھی اشتراکیت کی مثالوں سے کی ہے اور کہا ہے کہ اسلام بھی اسی طریقِ کار کو پیشِ نظر رکھتا ہے حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ الغرض مسلمان جماعتوں اور پارٹیوں نے موجودہ مغربی تحریکوں پر بھی اسلامی لیبل چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم البلاغ کے مدیرِ محترم کے ساتھ دعا کرتے ہیں

"اللہ تعالیٰ ہماری ان سنگین غلطیوں کو معاف فرمائے اور ہمیں توفیق دے کہ اپنی سیاست کو سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابۂ کرام کی سنّت کے مطابق استوار کر سکیں۔ بلاشبہ ہماری دنیوی اور اخروی نجات کا اس کے سوا کوئی راستہ نہیں۔"

(البلاغ جولائی ۱۹۷۰ء صہ)

اِس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اقتباس وضاحت کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"قرآنِ کریم اور احادیث اس پر شاہد ہیں کہ امّتِ محمدیہ میں جب کبھی خرابی ہو گی خدا تعالیٰ اپنی طرف سے ہادی اور راہنما بھجواتا رہے گا۔ خصوصاً اس آخری زمانہ میں جبکہ دجّال کا فتنہ ظاہر ہو گا۔ عیسائیت غالب آ جائے گی۔ اسلام ظاہری طور پر مغلوب ہو جائے گا اور مسلمان دین کو چھوڑ بیٹھیں گے اور دوسری اقوام کے رسم و رواج کو اختیار کر لیں گے تو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ایک کامل مظہر ظاہر ہو گا اور اس زمانہ کی اصلاح کرے گا جس کے متعلق رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ (مشکوٰۃ کتاب العلم) یعنی اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی۔ اسلام کا مغز کہیں نظر نہ آئے گا اور قرآن کے معنی کسی پر روشن نہ ہوں گے۔

پس اے عزیزو! سلسلۂ احمدیہ کا قیام اسی سنّتِ قدیمہ کے ماتحت ہوا ہے اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے جو رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ سے پہلے انبیاء نے اس زمانہ کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ اگر مرزا صاحب کا انتخاب اس کام کے لئے مناسب نہ تھا تو یہ خدا تعالیٰ پر الزام ہے۔ مرزا صاحب کا اس میں کیا قصور ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور کوئی راز اس سے پوشیدہ نہیں اور اس کے تمام کام حکمتوں سے پُر ہوتے ہیں۔ تو پھر سمجھ لینا چاہیئے کہ مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتخاب ہی صحیح انتخاب تھا اور انہی کے ماننے میں مسلمانوں اور دُنیا کی بہتری ہے۔ آپ کوئی نیا پیغام دنیا کے لئے نہیں لائے مگر وہی پیغام جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سُنایا تھا مگر دنیا اسے بھول گئی۔ وہی پیغام جو قرآنِ کریم نے پیش کیا تھا مگر دنیا نے اس کی طرف سے مُنہ موڑ لیا اور وہ یہی پیغام ہے کہ تمام کائنات کا پیدا کرنیوالا ایک خدا ہے۔ اس نے انسان کو اپنی محبت اور تعلق کے لئے پیدا کیا ہے۔ اپنی صفات کو اس کے ذریعہ سے ظاہر کرنے کے لئے اسے بنایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (سورہ بقرہ) پس آدمؑ اور اس کی نسل خدا تعالیٰ کی خلیفہ یعنی اس کی نمائندہ ہے وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس تمام بنی نوع انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق بنائیں اور جس طرح ایک نمائندہ اپنے تمام کاموں میں اپنے مؤکّل کی طرف بار بار متوجہ ہوتا ہے اور ایک غلام ہر نیا قدم اُٹھانے سے پہلے اپنے آقا کی طرف دیکھتا ہے اسی طرح انسان کا بھی فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرے کہ خدا تعالیٰ اس کی ہر دم اور ہر کام میں راہنمائی کرے اور تمام چیزوں سے زیادہ وہ اس کا محبوب ہو۔ اور تمام باتوں میں وہ اس پر توکّل کرنے والا ہو اور اسی فرض کو پورا کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام دنیا میں آئے۔ ان کا یہ کام تھا کہ وہ دنیادار لوگوں کو دیندار بنائیں۔ اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کریں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر اپنے روحانی تخت پر بٹھائیں جس تخت پر سے اُتارنے کے لئے شیطانی طاقتیں اندرونی اور بیرونی حملے کر رہی ہیں۔"

(احمدیت کا پیغام صہ ۳۴ تا ۳۶)

قطعات

دینِ پابندِ سیاست کی ہے یہ مجبوری
کلیاتی ہے کبھی اور کبھی جمہوری
سلطنت اللہ کی کرنے کو بپا اُٹھے ہو
پہلے اللہ سے حاصل تو کرو منظوری

ملی ہے جس کو ازل سے طبیعتِ مگسی
تمام زندگی اس کی فقط ہے بوالہوسی
جہاں میں ایسا بشر خال خال ہوتا ہے
دلوں کو نرم کرے جس کی آتشِ نفسی

تنویر

22

ایڈیٹر الفضل کے نام

محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب سابق ایڈیٹر اخبار "لائٹ" لاہور کا مکتوب

اس وقت دنیائے اسلام کی قیادت کیلئے اللہ تعالےٰ نے جس انسان کو چُنا ہے وہ جماعتِ ربوہ کے امام ہیں

ساری برکتیں اور نصرتیں اب دامنِ خلافت سے وابستہ ہیں

محترم مولٰنا محمد یعقوب خان صاحب سابق ایڈیٹر اخبار "لائٹ" لاہور کا ایک مکتوب ایڈیٹر الفضل کو موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ایبٹ آباد میں اپنی ایک ملاقات کے تاثرات بیان فرمائے ہیں۔ یہ مکتوب افادہٴ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

ایبٹ آباد ۲۹/۶/۷

مکرم محترم مدیر صاحب الفضل السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حسنِ اتفاق ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس کوٹھی (سعید ہاؤس) میں ٹھہرے ہیں وہ میری رہائش گاہ سے قریب ہے۔ آج مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنی پہیہ والی کرسی (Wheel chair) پر بیٹھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کروں۔

میرے ملازم جو میری کرسی دھکیل رہے تھے راستہ کے نشیب و فراز سے گھبرا جاتے تھے میں انہیں ہمت دلاتا تھا کہ اصل راحت اور ثواب اسی تکلیف میں ہے جو ہم اٹھا رہے ہیں۔

ہندوستان میں مسلمانوں کے قتلِ عام سے مَیں بے حد افسردہ خاطر تھا اور سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا ہوگا۔ اللہ ہی ہے جو ہندوستانی مسلمانوں کو ہندوؤں کے مظالم سے بچائے۔

قریب نصف صدی قبل مَیں نے انگریزی اخبار "لائٹ" میں ایک اداریہ لکھا تھا جس کا عنوان تھا "ہندوستان میں سپین" (Spain in India)۔ جو نقشہ مَیں نے اس اداریہ میں کھینچا تھا وہ اب ہندوستان میں ظاہر ہے اور مستقبل کی تاریکی سے دل بیٹھتا جاتا ہے۔

اس ذہنی کوفت کے اندر بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامی الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے تھے: "میرزا غلام احمد کی جے"۔

سپین کے حالات حضرت صاحب نے سُنائے جہاں وہ اپنے حالیہ دَورہ میں گئے تھے۔ وہاں مسلمانوں پر جو گزری وہ ایک دردناک داستان ہے۔

حضرت صاحب نے غرناطہ میں بیٹھ کر اللہ تعالےٰ سے دعائیں کیں کہ اے اللہ سپین کا کیا بنے گا۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بشارت آئی کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور وقت مقررہ پر وہاں کے حالات بہتر ہو جائیں گے۔

وہی حال ہندوستانی مسلمانوں کا معلوم ہوتا ہے۔ اور حضرت صاحب نے میرے دل کو تقویت دلائی مجھے یہ یاد دلا کر کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام بھی ہے جس میں کہا ہے کہ:۔

"ہندو کثرت سے اسلام میں داخل ہوں گے"۔

الغرض مَیں مایوس اور غم زدہ دل لے کر گیا تھا اور چند منٹ حضرت صاحب کی صحبت میں بیٹھنے کی بدولت ایک پُر امید دل لے کر واپس آیا۔

یہ عریضہ مَیں اس غرض سے ارسالِ خدمت کر رہا ہوں کہ احباب تک یہ بات پہنچا دوں کہ ایک باخدا انسان کی صحبت اور معیت کس قدر عظیم نعمت ہے۔

میرے لڑکے کیپٹن عبدالسلام نے حضرت کی روانگی اور واپسی پر چند اشعار ہدیۂ خدمت کئے تھے۔ جب ان اشعار کا ذکر آیا تو ایک غیبی طاقت نے میرے لبوں پر بھی یہ مصرعہ جاری کیا جو عرضِ خدمت کر دیا گیا:۔

اے ناخدائے کشتیٔ اسلام۔ السّلام

میرا جماعت لاہور سے کٹ کر جماعت ربوہ میں شمولیت کا مسئلہ ابھی تک لاہوری حلقوں میں موضوعِ بحث بنا ہوا ہے اور طرح طرح کی قیاس آرائیاں کی جاتی ہیں۔ مَیں اپنے سابقہ اعلانات میں کافی وضاحت کر چکا ہوں کہ کن وجوہات نے مجھے یہ قدم اٹھانے پر مائل کیا۔ اس موقعہ پر مَیں پھر مختصر الفاظ میں اُن وجوہات کا اعادہ کر دیتا ہوں۔ ایک وجہ جو بڑی اہم اور فیصلہ کُن ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے ساتھ بہت سی توقعات وابستہ تھیں۔ اہلِ لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام اور مشن کو گرا کر اُن ساری توقعات کو خاک میں ملا دیا۔

غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس تاریخی مشن کو لایعنی بحثوں میں اُلجھا کر ختم کر دیا۔ انسانی ہمدردی کا یہ تقاضا تھا کہ مَیں دنیا کی خوشی اور ناخوشی سے بے نیاز ہو کر اس حقیقت کا اعلان کروں جسے مَیں حق سمجھتا ہوں۔

خدا کرے ہمارے غیر مبایعین احباب کو اب بھی سمجھ آجائے کہ اِس وقت دُنیائے اسلام کی قیادت کے لئے اللہ تعالےٰ نے جس انسان کو چُنا ہے وہ جماعتِ ربوہ کے امام ہیں اور ساری برکتیں اور نصرتیں اب دامنِ خلافت سے وابستہ ہیں۔ دُنیا بھر میں اسلام کی کشتی ایک خطرناک بھنور میں پھنسی ہوئی ہے مشیّتِ ایزدی نے یہی پسند فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے "نافلہ" کو اس تاریخی مشن پر مامور کیا جائے کہ اس خطرناک مرحلے پر اسلام کی کشتی کی ناخدائی کے فرائض انجام دے۔

اِس ملاقات کے دَوران حضرت صاحب نے مسلمانانِ عالم کی زبوں حالی کی وجوہات کا جو بلند پایہ تجزیہ کیا وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ سپین کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم مسلمان سپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے اور اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے۔ اب ہم وہاں قرآن لے کر داخل ہوئے ہیں اور قرآن کی فتوحات کو کوئی طاقت زائل نہیں کر سکتی"۔

والسّلام

محمد یعقوب خان

(محمد یعقوب خان سابق ایڈیٹر "لائٹ")

ایمان کے دو حصے — صبر اور شکر

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان۔ڈیرہ غازیخان)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایمان کے دو حصے ہیں۔ایک صبر اور دوسرا شکر یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مشکلات پیش آئیں یا مصیبتیں وارد ہوں ان پر استقامت دکھائی جائے، اسی کو صبر کہتے ہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات ملیں اور ان کو اسی راہ میں اسی کے بتائے ہوئے طریق پہ خرچ کیا جائے تو اس کو شکر کہتے ہیں۔غرض دونوں طریق پہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اپنے رب کو راضی کر لیتا ہے اور اپنے درجات کو بڑھا لیتا ہے۔ دنیا میں دُکھ اور سُکھ ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔انسانی زندگی دُکھ اور سُکھ سے خالی نہیں کیونکہ یہ لازمۂ بشریت ہیں۔

اگر انسان کو سُکھ ملیں اور اس کی زندگی عیش و آرام سے گزر رہی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر ذرا دُکھ آجائیں تو بُرا مناتے اور اپنے رب کا شکوہ کرے تو سمجھے کہ اس کا ایمان محض ایک دھوکا ہے حالانکہ اسے تو حکم ہے کہ ہر حالی میں راضی برضا رہے، اسی کو اسلام کہتے ہیں۔اسلام کا مطلب ہے خدا کے حضور اپنی گردن جھکا دینا اور اس کے حکموں پہ چلنا؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

پس اسلام کا خلاصہ خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت، اور کامل فرمانبرداری ہے۔اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کے وقت یہ عہد لیتے تھے کہ میں ہر حالت میں یعنی عسر و یسر میں، رنج و راحت میں، نعمت و بلا میں راضی برضا رہوں گا اور صدق سے قدم آگے بڑھاؤں گا اور خدا تعالےٰ کے ساتھ پوری وفاداری دکھلاؤں گا۔ اسی کو ایمان کہتے ہیں۔ اگر مومن بندہ میں یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو اسکی حالت خطرہ سے خالی نہیں۔اللہ تعالےٰ کی طرف سے آزمائشیں تو آتی رہتی ہیں جو ان میں ثابت قدم رہیگا وہ کامیاب ہوگا اور اللہ تعالےٰ کے بندوں میں شمار ہوگا۔ ورنہ اس کے لئے ہلاکت ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی آزمائش کے وقت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہو جاتا ہے کیونکہ وہ غنی ہے اسے کسی کی پرواہ نہیں اسے تو وفا پسند ہے اور یہ صحیح ہے کہ

وفاداری بشرطِ استواری اصل ایماں ہے

لکھا ہے ایک صحابی تھے جن کے پاس نماز کے لئے ایک چادر تھی۔جب بیوی نماز پڑھ کر فارغ کرتی تو وہ پہن کر مسجد میں جایا کرتے۔اتفاق سے ایک روز اسکی بیوی کو کسی کام میں دیر لگ گئی۔اس نے دیر سے چادر فارغ کی۔صحابی مسجد نبوی میں اس وقت پہنچا جب نماز ہو چکی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر سے آنے کی وجہ دریافت فرمائی تو اس نے قدرے تامّل سے اصل بات بتادی حضورؐ یہ سنکر چُپ ہو گئے۔جب صحابی گھر آیا تو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ آج حضورؐ نے مسجد میں دیر سے حاضر ہونے کی وجہ دریافت کی تو میں نے صحیح صحیح بات بتلا دی کہ چادر ایک ہے دیر سے بیوی نے فارغ کی اس لئے دیر سے مسجد میں آیا۔جب اسکی بیوی نے یہ بات سُنی تو اس نے سر پیٹ لیا اور کہا کہ تُو نے حضورؐ کو یہ بات کیوں کہی۔تُو نے اپنے رب کا شکوہ اللہ کے نبی کے سامنے کر دیا۔ تیری نظر افلاس اور تنگی کی طرف تو گئی مگر ان احسانات کی طرف نہ گئی جو ہمارے رب نے ہم پر کر رکھے ہیں۔ اس نے صحت دی ہے طاقت دی ہے۔جسمانی اعضاء درست ہیں، اولاد دی ہے، مکان دیا ہے، کھانے کو رزق دیتا ہے۔ بھلا اسکی طرف سے کونسی کمی ہے جو تو نے اس کا شکوہ اسکے رسول کے آگے کر دیا اسکے دوسرے احسانات تجھے بھول گئے جنھیں ہم شمار بھی نہیں کر سکتے۔ وہ صحابی یہ باتیں سن کر ندامت سے رو پڑا اور دل میں دیر تک اپنے رب سے معافی مانگتا رہا۔

یہ ہے ان لوگوں کی حالت جن کے دل اسلام کے نور سے منوّر تھے۔مقولہ ہے کہ "حکایتِ حال شکایتِ ذوالجلال" یعنی اپنی تنگی اور عسرت کا کسی سے ذکر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی شکایت ہے اور یہ بات اسے پسند نہیں کہ اس کا بندہ جو اس پہ ایمان لایا ہے اسکی کسی سے شکایت کرے۔ اسے تو ہر حال میں راضی برضا ہونا چاہیئے۔اگر ہم جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ بہت سے لوگوں میں ابھی اسلام پوری طرح داخل نہیں ہوا۔ وہ ہر وقت اپنی مصیبتوں اور دُکھوں کا رونا دوسروں کے سامنے روتے رہتے ہیں۔ اگر تنگی سے وقت گزر رہا ہو تو دل میں کڑھتے ہیں کہ ہمیں دوسروں کی طرح فراخی کیوں نصیب نہیں۔ ہمیں اُن جیسے مکانات یا کاروبار کی سہولتیں کیوں میسّر نہیں۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ اس میں خدا تعالیٰ کی کونسی مصلحت ہے۔ اپنی قسمت کو کوسنا اور دوسروں پر حسد کرنا ایمان کے سراسر خلاف ہے۔ تنگی اور فراخی تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اپنی محتاجی بیان کرتا رہتا ہے وہ ہمیشہ محتاج ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سے نظریں ہٹا لیتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر حال میں، عسر و یسر میں، رنج و راحت میں، نعمت و بلا میں راضی برضا رہیں اور جو کچھ اسکی طرف سے ملے اسے خوشی سے قبول کریں کیونکہ

ہر چیز کہ از دوست رسد نیکوست

اور یہ سچ ہے کہ جہاں محبت ہو وہاں جفائیں بھی مزا دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایمانِ کامل کا مزا تو ہمّ و غم کے ایام میں ملتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا مسلمان بننے اور ایمان پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور راضی برضا رہ کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی مزید توفیق بخشے ؎

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ"

تیغِ ایماں کی جہانِ کفر پہ یلغار دیکھ — ہمنشیں "نصرت جہاں" کا فکرِ جوہر دار دیکھ

ایک سرمایہ — متاعِ خدمتِ اسلام کا
اِک مداوا — زخم ہائے تلخیٔ ایام کا
اِک سراپا — دیں کے حق میں سعیٔ خوش انجام کا
اِک جہادِ کارگر — انصار کا خدّام کا

ہر طرف اللہ کی تائید کے آثار دیکھ — ہمنشیں "نصرت جہاں" کا فکرِ جوہر دار دیکھ

دُور اُفتادہ وہ خطّہ — ظلمتوں کی راہگذر
طلعتِ حق سے ہوا ہے روشنی کا اِک منار
ایک جانب کشمکش تثلیث۔ تاریکی۔ غبار
دوسری جانب صفا۔ ایثار۔ قربانی۔ وقار

حقّ و باطل ہو گئے ہیں برسرِ پیکار دیکھ — ہمنشیں "نصرت جہاں" کا فکرِ جوہر دار دیکھ

ارضِ افریقہ — نشانِ ضُوفشاں بننے کو ہے
یہ رُخِ تاریک — خورشیدِ جہاں بننے کو ہے
جابجا تدریس و حکمت کے مراکز کا قیام
یہ زمیں اب رفتہ رفتہ آسماں بننے کو ہے

جادۂ دَورِ رواں پر وقت کی رفتار دیکھ — ہمنشیں "نصرت جہاں" کا فکرِ جوہر دار دیکھ

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

ثابت قدمی کے ساتھ مالی قربانیوں میں حصّہ لیجیئے۔ (ناظر بیت المال آمد)

اذکروا موتاکم بالخیر

محترمہ بیگم صاحبہ شفیع مرحومہ کا ذکرِ خیر

(از محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ ایم اے)

(۲)

جب احمدی ہوگئیں تو رشتہ داروں نے ملنا جلنا چھوڑ دیا۔ ایک عرصے کے بعد جب وہ پھر آنے جانے لگے تو مرحومہ نے ان کو بھی تبلیغ شروع کر دی۔ آخر اپنی ایک بہن اور بہنوئی کو احمدی کرنے میں کامیاب ہوگئیں۔ باقی رشتہ داروں نے بھی رفتہ رفتہ مخالفت چھوڑ دی ایک دور رشتہ دار تھے جو پاکستان آنے پر تنگی سے گزارہ کر رہے تھے۔ یہ وہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لوگ تھے جو احمدیت کی وجہ سے اباجان کے سخت مخالف تھے لیکن جب ان پر تنگی آئی تو والدہ مرحومہ اُن کے بچوں کی خوشی کی تقریبوں اور غم کے وقتوں میں ان کی نقدی جنس اور کپڑوں کی صورت میں مدد کرتی رہیں بلکہ اکثر خود ہی اُن کے ہاں بھجوا دیتیں کہ ان کو جھجک نہ محسوس ہو

مردانہ وار ہمت صبر و استقلال

اکتوبر ۱۹۴۱ء میں والد صاحب مرحوم چھ مہینے سے ۱۹ سال تک کی عمروں کے چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ کر انتقال فرما گئے۔

والدہ مرحومہ نے اباجان کے پریس کا کاروبار سنبھالا اور جلد ہی دوبارہ اخبار دستکاری جو والد صاحب ۱۹۱۳ء سے نکال رہے تھے نئی آب و تاب سے شائع ہونے لگا۔ چیف کمشنر دہلی نے مرحومہ کو اپنی ایڈوائزری کمیٹی میں عورتوں کے نمائندے کی حیثیت سے رکن بنا لیا ہر سرکاری تقریب اور پریس کانفرنس میں ان کو بلا لیا جاتا تھا۔ تقسیم ملک کے بعد وہ لاہور میں آکر مقیم ہوگئیں یہاں سے بھی ہفت روزہ دستکاری جاری کیا اور دستکاری پریس قائم کیا کافی عرصہ گورنمنٹ کے منظور شدہ اخبار نویس رہیں۔

گورنر پنجاب نے ان کو پنجاب کی جیلوں میں عورتوں کی جیلوں کا Non Official Visitor مقرر کیا اور ان کے جذبۂ خدمت نسواں کو دیکھتے یہ اعزاز دیا۔ کامن ویلتھ پریس کانفرنس کا جب ۱۹۴۷ء میں پاکستان میں انعقاد ہوا۔ تو ان کو اس کا ممبر منتخب کیا گیا۔

لیاقت نہرو پیکٹ میں جب ۱۹۵۱ء میں یہ طے ہوا کہ حکومت ہندوستان اور حکومت پاکستان ایک دوسرے کی اقلیتوں کی حفاظت کریں اور اس سلسلہ میں دونوں حکومتیں خیر سگالی مشن ایک دوسرے ملک میں بھیجا کریں تو پاکستان کے پہلے خیر سگالی مشن میں والدہ صاحبہ کو عورتوں کے نمائندے کی حیثیت سے شامل کیا گیا۔ مغویہ عورتوں کی بازیابی کے لئے مس مری دولا سار ابائی کے ساتھ بھی کام کیا اور اس سلسلہ میں کئی دفعہ مغویہ عورتوں کی بازیابی کے لئے دورے کئے۔

آپ ان تمام دنیاوی کاموں کے باوجود بڑی سختی سے مذہبی خیالات کی حامل تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برصغیر ہندو پاکستان کی آزادی کی گفت و شنید کے زمانے میں دہلی میں کافی دن قیام فرما رہے۔ حضور بعد نماز مغرب و عشاء وہاں مجلس علم و عرفان کے لئے بھی تشریف رکھتے ایک شام مجلس میں ایک صاحب نے حضور سے شکایت کی کہ ڈاکٹر شفیع احمد مرحوم کی بیوی مردوں کی پریس کانفرنس میں شرکت کرتی ہیں۔ حضور نے فرمایا "کیا بیگم شفیع بے پردہ جاتی ہیں" جواب ملا "نہیں برقع اوڑھتی ہیں" آپ نے فرمایا کیا برقعہ کی نقاب کھلی ہوتی ہے" جواب ملا "نہیں حضور برقعہ کی نقاب چہرے پر پڑی ہوتی ہے" آپ نے فرمایا "پھر کیا حرج ہے"۔ برقعہ آپ نے ساٹھ سال (۶۰) کی عمر تک پہنا آپ کی آنکھوں پر موتیا بند تیزی سے اتر رہا تھا اور دماغ کمزور ہوگیا تھا۔ ڈاکٹری مشورے کی بنا پر برقعہ اتارا کہ قرآن کریم بھی اس عمر کی عورتوں کے لئے رعایت دیتا ہے اس کے باوجود آپ کا لباس برقعہ کا کام دیتا تھا۔ ساڑھی جو خود ایک باپردہ لباس ہے اس کے اوپر ایک لمبا ٹھنڈا کوٹ پہنا کرتی تھیں۔ سر پر سے ساڑھی کا پلو ہم نے کبھی بھی گھر میں بھی اترا ہوا نہیں دیکھا۔ ایک غیر احمدی ہیڈ مسٹرس جو والدہ صاحبہ کی بیٹی جو

ہوئی تھی انہوں نے اس بات کی خاص طور پر تعریف کرتے ہوئے کہا کہ باوجود اتنا آنے جانے کے میں نے آج تک آپ کی والدہ کی چوٹی نہیں دیکھی تھی یعنی ہر گھنٹے سر پر دوپٹہ ہوتا تھا

بچوں کی بہترین تربیت

والدہ صاحبہ مرحومہ نے بیوگی کے بعد اگرچہ معاش کے دھندے خود سنبھالے لیکن ماں کے فرائض سے کبھی غافل نہیں ہوئیں ان کی تربیت کا ایک خاص طریق تھا کبھی مارا نہیں بلکہ بہت محبت و شفقت سے سمجھاتیں کہ بات دل نشین ہو جاتی رعب اتنا تھا کہ غلط کام کرنے پر صرف آنکھ اٹھا کر دیکھتیں اور ہم سہم جاتے۔ قرآن شریف بچوں کو خود پڑھایا۔ نماز روزے میں سب کو پکا کیا۔ بچپن میں ہم بچوں کو ہمیشہ نبیوں اور بڑے بڑے اولیاء کی کہانیاں سنایا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور والدہ صاحبہ کی تربیت کا ہی نتیجہ ہے کہ میرے چاروں بھائی اور ہم دونوں بہنیں موصی ہیں۔ اور صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں۔ قرآن کریم۔ حرکت اور سلسلہ کی محبت ہمارے رگ و ریشہ میں سرایت کی۔ بے باپ کے بچوں میں اکثر بری عادتیں پڑ جاتی ہیں اور اکثر باپ والے بچے بھی خراب ہو جاتے ہیں اگر اللہ کا فضل نہ ہو۔ میرے تین بھائی یورپ اور امریکہ گئے لیکن وہاں بھی صوم و صلوٰۃ کے پابند رہے۔ انہوں نے بتایا کہ اگر کسی وقت نماز قضا ہونے لگتی تو محسوس ہوتا کہ اماں آواز دے رہی ہیں کہ بیٹے! نماز پڑھ لی؟ قرآن کریم کی تلاوت کر لی!"

پھر دین کی محبت ہی نہیں علم کی محبت بھی دلوں میں ڈالی ہر بچے بچی کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ان کی دعاؤں سے سب باعزت عہدوں پر فائز ہیں۔ یہ سب سراسر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے سب بچوں اور بچیوں کی شادیاں اپنی زندگی میں کیں۔ سید حسنات احمد صاحب کے سوا تمام بچوں کی اولاد دیکھ لی

آخری بیماری اور وفات

چھ مہینے پہلے کینسر کے مرض کا ہم کو پتہ چلا۔ ساری عمر والدہ مرحومہ کی بہترین صحت رہی کبھی ڈاکٹری معائنہ اور انجکشن کی نوبت نہ آئی ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا۔ مگر اس کے لئے وہ قطعاً تیار نہ ہوئیں۔ مختلف علاج وغیرہ کرتی رہیں۔ لیکن مرض بڑھتا گیا۔ وفات سے دو ماہ قبل کھانا بالکل بند ہو چکا تھا کیونکہ کینسر نے کھانے کی نالی کو ماؤف کر دیا تھا۔ پھیپھڑے بہت متاثر تھے صرف مشروبات پر گذارہ تھا وہ بھی دو گھونٹ پیتی تھیں تو کھانسی سے نکل جاتا تھا۔ کینسر کے پھوڑے میں درد ہوتا جس سے کان بھی متاثر تھے۔ سرہانے سے پریشان اٹھا کر اسپرو نکال کر کھا لیتیں اور کان میں تیل ڈال لیتیں تکلیف کا اظہار نہ کرتیں کہ بچے پریشان ہوں گے صرف یہ کہتیں "یا اللہ! مجھ پر رحم فرما"۔

بیماری کے آخری ہفتہ میں ہر وقت خدا تعالیٰ کو یاد کرتیں حضور کی آمد کا بے چینی سے انتظار تھا آپ کی بخیر آمد کے لئے بکثرت دعائیں کرتیں ۹ جون پیر کو حضور اقدس لاہور کے ہوائی اڈے پر تشریف لا رہے تھے۔ سید مبشرات احمد صاحب بہاولپور سے سید حمید احمد صاحب علی پور سے آئے ہوئے تھے سید حسنات احمد صاحب پنڈی سے حضور کے استقبال کے لئے پہنچ گئے۔ والدہ صاحبہ نے ان سے اصرار کیا کہ مجھے بھی ایرپورٹ لے کر چلو میں حضور کو کامیاب واپسی پر مبارکباد دوں گی اور دعا کی درخواست کروں گی لیکن وہ بیماری کی وجہ سے ساتھ نہ گئے اس پر ناراض ہوئیں اور ۹ جون کو ربوہ حضور اقدس سے ملاقات اور دعا کے لئے گئیں اس گرمی اور کمزوری میں کسی تکلیف کا اظہار نہ کیا بلکہ بڑی ہمت سے ربوہ پہنچیں حضور اقدس کو اطلاع کروائی تو پتہ چلا کہ حضور رات ڈیڑھ بجے تک جاگتے اور باتیں کرتے رہے ہیں اور اس وقت آرام فرما رہے ہیں پھر محترمہ حضرت ام متین چھوٹی آپا صاحبہ کے پاس قریباً گھنٹہ بھر بیٹھی رہیں۔ آپ کو ہر تھوڑی دیر بعد کھانسی اور بلغم خارج ہوتا تھا لیکن وہاں پاس ادب سے کھانسی روکے بیٹھی رہیں شام کو واپس چلنے کے لئے تیار ہوگئیں۔

ان کا آخری علاج Radio Therapy سے ہو رہا تھا جس سے خون بھی تیزی سے جل رہا تھا اس علاج سے کوشش کی جا رہی تھی کہ کینسر کا پھوڑا سانس کی نالی کو نہ بند کر دے لیکن بہت سے طبیبوں اور ڈاکٹروں نے بتایا کہ یہ پھوڑا پھٹ جانے کا بھی امکان ہے اور اس صورت میں سخت اذیت اور تکلیف ہو گی۔ ۱۲ جون بروز جمعرات شام بخار بڑھا جو ۱۰۴ تک پہنچ گیا۔ لیکن آخری وقت تک دماغ دل اور حافظہ بہترین کام کرتے رہے۔ شام کو خود بالائی منزل پر چڑھ گئیں۔ مہمان جو طبیعت پوچھنے آتے ان کی خاطر تواضع کا خاص خیال آخری وقت تک رہا۔ اس کے بعد غنودگی اور بیہوشی کی سی کیفیت ہو گئی اس بیہوشی کے عالم میں کچھ کہتی تھیں کچھ الفاظ پتہ چلے جن میں سے ایک لفظ "درخواست دعا" تھا۔ یہ سمجھ کر آدھی رات کو ہم نے حضور کی خدمت میں درخواست دعا لکھنی شروع کی مگر درخواست دعا حضور تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ اپنے معبود حقیقی کے حضور پہنچ گئیں

کینسر کے پھوڑے نے سانس کی نالی کو کور کر لیا۔ بعد نماز فجر ساڑھے پانچ بجے جمعہ کے روز ۱۲ جون کو اپنے معبود ازلی سے جا ملیں

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضور اقدس کو آپ سے نہ ملنے کا بہت افسوس ہوا۔ طویل خطبہ کی تھکن بھوک اور دھوپ کی تمازت کے باوجود مرحومہ کی نماز جنازہ خود پڑھائی جو آپ کی اقتدار میں ہزار ہا احمدیوں نے پڑھی۔ بعد کو آپ نے میرے بھائیوں کے سر پر بے حد پیار محبت و شفقت سے ہاتھ پھیرا اور وہ الفاظ فرمائے۔ جن پر ہم اور ہماری نسلیں فخر کریں گی۔ حضور نے فرمایا:۔

"آج سے میں تمہاری ماں اور تمہارا باپ ہوں کوئی تکلیف ہو میرے پاس آؤ"

پھر فرمایا:۔

مجھے کیا خبر تھی کہ قضا و قدر ان کو اتنی مہلت نہ دیں گے۔ ورنہ میں آرام نہ کرتا اور ان سے ضرور مل لیتا"

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے الحاج ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب فرسٹ سیکرٹری وزارت خارجہ سید حسنات احمد صاحب انفارمیشن آفیسر مرکزی وزارت اطلاعات۔ سید مبشرات احمد صاحب سینئر آفیسر انچارج زرعی ترقیاتی بنک سید حمید احمد پی سی ایس اسسٹنٹ کمشنر اور دو لڑکیاں خاکسار اہلیہ محمد سعید احمد صاحب X.E.N اور رضیہ سمیع صاحبہ اہلیہ عبدالسمیع صاحب انجینئر واپڈا ۱۳ پوتے ۵ پوتیاں ۵ نواسے اور دو نواسیاں چھوڑی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور سب کو مرحومہ کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

تصحیح

الفضل ۲۰ جون صفحہ ۵ کالم ۱ کے وسط میں "مشاہیر اسلام" میں سے جو دوسرا حوالہ درج ہے اسے مولانا رحیم احمد صاحب کی طرف سہو کتابت سے منسوب کیا گیا ہے اصل میں یہ حوالہ بھی جناب خواجہ عباداللہ صاحب اختر کا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

"اسلام کو زمین کے کناروں تک پھیلانے کی ذمہ داری"

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو وعدہ فرمایا تھا کہ:۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس قادر مطلق خدا نے اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ پر ایک الٰہی تحریک القاء فرمائی۔ جو تحریک جدید کے نام سے موسوم ہے۔ آج اس عظیم الشان روحانی درخت کے شیریں پھل ہمیں دنیا کے ہر گوشہ میں نظر آتے ہیں۔ اس روحانی درخت کی آبیاری اور اس کے پھلوں کو مزید تر و تازگی بخشنے کے لئے ہمارے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے دور دراز ملکوں کا سفر اختیار فرمایا

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کے اس سفر مقدس کی حقیقت اور روداد جہاں ہمارے ایمانوں کو بڑھانے اور لہو کو گرمانے کا باعث ہو رہی ہے۔ وہاں ان عظیم الشان تقاضوں کی طرف بھی نشاندہی کر رہی ہے۔ جو اس کامیاب و بامراد سفر کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو ہر حال پورے کرنے ہوں گے۔ کیونکہ فی زماننا اللہ تعالیٰ کے دین کو اکناف عالم میں مضبوط بنیادوں پر قائم کرنے کی ذمہ داری خالصتہً ہمارے کندھوں پر عائد ہوتی ہے۔ جیسا کہ آج سے کئی سال پہلے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرما گئے ہیں:۔

"جماعت پر بڑا نازک وقت آیا ہوا ہے۔ جماعت پر بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ اگر تم اس ذمہ داری کو ادا نہ کرو گے تو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جواب دو گے؟ (راہ ہدیٰ ص ۸)

تبلیغ اسلام کے کام کی وسعت اور عظمت کے پیش نظر یہ کہنا بجا ہوگا کہ اس کے لئے کوئی قربانی بھی بڑی نہیں کہلا سکتی ہم اس کے لئے جس قدر قربانیاں بتوفیق ایزدی کر رہے ہیں وہ کام کی عظمت اور اس کے عظیم الشان ثواب کے مقابلہ میں بالکل حقیر ہیں۔ قارئین الفضل باخبر ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ افریقہ کے ایام میں متعدد مشن ہاؤس اور مساجد کے سنگ بنیاد رکھے گئے یا ان کی تقریبات افتتاح عمل میں آئیں۔ خدمت خلق کے لئے تعلیمی اداروں کی توسیع کے پروگرام بنائے گئے۔ ڈسپنسریاں جاری کرنے کے منصوبے تیار ہوئے اور اس قسم کے بے شمار ذرائع خدمت خلق پر غور کیا گیا۔

یہ سب پاکیزہ عزائم ایسے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد سے پہلے کی نسبت زیادہ قربانی کا تقاضا کرتے ہیں۔ اسلئے جماعت کے مرد و خواتین اور بالخصوص صاحب حیثیت احباب جماعت سے تحریک جدید درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی فرمائیں۔ اور تبلیغ اسلام کے جذبہ کے تحت اپنے وعدوں میں معقول اضافے پیش کریں۔ جنہیں ہم اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اولین موقعہ پر پیش کر کے حضور کی دعائیں حاصل کرنے والے بنیں اور اس طرح بارگاہ ایزدی سے عظیم الشان ثواب کے وارث ہوں۔ یہی وہ طریق ہے جسے اختیار کر کے ہم اسلام کو زمین کے کناروں تک پھیلانے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ وما توفیقنا الا باللّٰہ (وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ احسان (جون) کا چندہ جلد ارسال کریں

ماہ احسان گزر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک متعدد مجالس کی طرف سے اس ماہ کا چندہ مرکز کو نہیں ملا۔ جبکہ دستور اساسی کے مطابق ہر ماہ کی بیس تاریخ تک چندہ مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ قائدین سے التماس ہے جلد از جلد چندہ مرکز کو ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ احسان (جون) ختم ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی کم مجالس نے ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹ بھجوائی ہے قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک ماہ امان تا ہجرت (مارچ تا مئی) کی رپورٹس نہیں بھجوائی۔ وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

میری والدہ صاحبہ اہلیہ پیر فضل الرحمٰن صاحب سانگھڑ میں آنکھوں کی تکلیف کے باعث بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔
(پیر حبیب الرحمٰن ٹی آئی کالج ربوہ)

۲۔ مکرم رانا محمد انور صاحب چک ۵۹۱ گ ب گنگا پور ضلع لائل پور کی ایک حادثہ میں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور اب پلستر لگا ہوا ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔
(مکرم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال حلقہ جڑانوالہ)

۳۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نصرت کمیشن شاپ غلہ منڈی جڑانوالہ ضلع لائل پور کو کچھ عرصہ سے پیشاب کی تکلیف ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار عبدالرحمٰن ڈپو ہولڈر جڑانوالہ شہر)

نرخ بالا کُن کہ ارزانی ہنوز ---!

مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ "صاحب نصاب احباب کو امراء جماعت کے ذریعہ ترغیب و تحریص دلائی جائے کہ وہ فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں کما حقہٗ توجہ دیں"۔ اس فیصلہ کے مطابق نظارت ہذا امراء و صاحبان کی خدمت میں وقتاً فوقتاً گزارش کرتی رہی ہے کہ ادائیگی زکوٰۃ کی طرف جماعتوں کو خصوصی توجہ دلائی جائے تا کوئی مخلص احمدی اس اہم فریضہ کی ادائیگی سے محروم نہ رہے۔ امراء کرام کے تعاون کے نتیجہ میں مد زکوٰۃ میں بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت اچھی وصولی ہونے لگ گئی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ لیکن نظارت ہذا کا تاثر یہ ہے کہ ابھی اس معیار کے مطابق وصولی نہیں ہو رہی جتنی کہ ہونی چاہیئے۔ اور یہ پوزیشن متذکرہ بالا مقولہ "نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز" کی مصداق قرار پاتی ہے۔

لہٰذا نظارت ہذا امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں التماس کرتی ہے کہ مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھتے ہوئے خصوصی رنگ میں جدوجہد فرمائی جائے تا کہ جماعت کا کوئی صاحب نصاب فرد اس فریضہ کی ادائیگی سے محروم نہ رہے اور جماعت کے غریب طبقہ اور یتامیٰ و بیوگان کی ضرورتوں کو پورا کیا جا سکے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو بارآور فرمائے۔ آمین

(۱) از راہ کرم اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ آیا تجار صاحبان اپنی تجارت پر باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا فرماتے ہیں؟

(۲) فراہمی زکوٰۃ کے لئے مستورات کو بار بار تلقین کی جائے کہ وہ اپنے زیورات اور نقدی پر زکوٰۃ ادا کرنے کا التزام فرمائیں۔

(۳) جماعت کے تمام صاحب نصاب احباب و خواتین کی فہرست مع مکمل پتہ جات نظارت ہذا کو بھجوائی جائے تا کہ انہیں مرکز سے براہ راست بھی توجہ دلائی جا سکے۔

(۴) جمعہ کے روز یا کسی اور اجتماع کے موقع پر زکوٰۃ کی فرضیت و اہمیت کے بارہ میں تلقین کی جاتی رہا کرے۔

(۵) زکوٰۃ کے لئے نصاب ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے برابر سونا یا نقدی ہے جو ایک سال تک موجود رہے۔

رسالہ زکوٰۃ تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت کو نہ ملا ہو یا اس کی مزید ضرورت ہو تو نظارت ہذا سے بلا قیمت منگوایا جا سکتا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل معروضات کی روشنی میں اپنی جدوجہد کو تیز تر کر کے اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں:۔

۱۔ حفظ سترہ آیات کی ماہانہ رپورٹ باقاعدگی سے ارسال کریں۔ کئی مجالس نے ابھی تک ایک بھی رپورٹ ارسال نہیں کی۔

۲۔ جن مجالس کے نمائندے امسال مرکزی تربیتی کلاس میں شریک ہوئے وہ اپنی مجالس میں مرکز کے نمونہ پر تربیتی کلاسز کا انتظام کریں۔ بقیہ مجالس بھی مرکز سے مرکزی کلاس کے کورس کا کتابچہ منگوا کر اس کی مدد سے کلاسز کا انتظام کریں۔

۳۔ تمام مجالس نظارت اصلاح و ارشاد کے ماتحت "فضل عمر تعلیم القرآن کلاس" میں اپنے نمائندے بھجوائیں جو یکم اگست ۱۹۷۰ء کو ایک ماہ کے لئے منعقد ہو گی۔ خصوصاً جو مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس میں شامل نہیں ہوئیں اس مبارک موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ جو نمائندے شریک ہوں وہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھی اپنی شرکت کی اطلاع دیں۔

۴۔ اپنے ہاں جماعت کے زیر انتظام مراکز نماز میں خدام کی نماز باجماعت کی حاضری کا انتظام کریں اور ماہانہ رپورٹ میں اس کا ذکر کریں۔

۵۔ خدام کو روزانہ تلاوت قرآن کا عادی بنائیں تا وہ اپنے سینوں کو نورِ قرآن سے منور کر کے اور اس کی پاک تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر آج کے مادی دور میں قرآن کی ابدی صداقت کا ثبوت پیش کریں۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت و افادیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"احباب سلسلہ اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت فنڈ تحریک جدید میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور معمولی چندہ کے اسی فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب کرام حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی جملہ رقوم امانت تحریک جدید ربوہ میں جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

وقف جدید کا ششماہی حصہ گزر چکا ہے
کیا آپ نے اپنے وعدہ جات ادا فرمائے ہیں؟

دفتر وقف جدید کی طرف سے تمام جماعتوں کے صدر صاحبان اور عہدیداران حضرات کے نام ایسے اصحاب کی فہرستیں بھیجی گئی ہیں۔ جن کی طرف گزشتہ سال کے بقائے کی رقوم قابل ادا ہیں۔ اکثر جماعتوں کے عہدیداران اصحاب کی طرف سے ان فہرستوں کے جواب میں متعدد کوائف بھیجے گئے ہیں۔ جن میں یقین دلایا گیا ہے کہ وہ انشاء اللہ کوشش کر کے یہ بقایا جات ادا فرمائیں گے۔ اللہ انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو پورا کر سکیں۔

ایسے دوست جنہوں نے وقف جدید کے لئے وعدہ کیا ہوا ہے! --- براہ کرم اس اعلان کو دیکھتے ہی اپنے وعدہ جات ادا فرما دیں۔ تا کہ معلمین کے کام میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے چچا جان تاج الدین صاحب مینٹل ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ اچانک وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین

خاکسار۔ صلاح الدین ناصر
کارکن دفتر آڈٹ ربوہ

زرعی اراضی برائے فروخت

ایک مربعہ واقعہ چک ۲۹ جنوبی ضلع سرگودھا میں قابل فروخت ہے۔ رقبہ نہری اور نہایت عمدہ ہے جو دوست اس زمین کے لینے کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کر سکتے ہیں:

منشی محمد صادق مختار عام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ
احمد نگر متصل ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

شربت مفرح قلب کے متعلق

محترم عبد السلام صاحب بھٹی دار الصدر ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کا شربت مفرح قلب میں نے استعمال کیا ہے نہایت تسکین بخشتا ہے اور فی الواقع اسم بامسمّیٰ ہے۔"

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
مکرم سید حمید احمد صاحب سی۔ایس۔پی منجانب والدہ مرحومہ بیگم شفیع صاحبہ	لاہور	۵۰۰۰	
" ملک اعجاز احمد صاحب	دوالمیال ضلع جہلم	۵۰۰۰	۵۰۰۰
" خلیل احمد خان صاحب	پشاور	۵۰۰۰	
" حاجی محمد یعقوب صاحب امیر جماعت	سیالکوٹ	۶۰۰۰	۶۰۰۰
" ڈاکٹر محمد شفیق صاحب	چٹاگانگ	۵۰۰۰	
" چوہدری شریف احمد صاحب جنجوعہ	لاہور	۵۰۰۰	
" ڈاکٹر محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت	وہاڑی	۵۰۰۰	
" چوہدری عنایت اللہ صاحب	سرگودہا	۵۰۰۰	
محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ منجانب میجر بشیر احمد صاحب پراچہ مرحوم	"	۵۰۰۰	
مکرم آغا طاہر احمد صاحب مینجر و نثار احمد صاحب سیلز مینجر اعوان انڈسٹریز	گوجرانوالہ	۲۲۰۰	
" غلام احمد خاں صاحب	چٹاگانگ	۲۰۰۰	
" محمد احمد صاحب مع اہل و عیال	"	۲۰۰۰	
" محمد اقبال صاحب	"	۲۰۰۰	
" محمد شفیع اینڈ سنز	"	۲۰۰۰	
" کیپٹن مبشر احمد صاحب مجوکہ	"	۲۰۰۰	
" محمد صالح صاحب مع اہل و عیال	"	۲۰۰۰	
محترمہ سیدہ آمنہ بیگم صاحبہ منجانب سید زمان علی شاہ صاحب خاوند	سمندری	۲۰۰۰	
مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب	شیخوپورہ	۲۰۰۰	۱۰۰۰
" بشیر الدین احمد صاحب	راولپنڈی	۲۰۰۰	
" صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب مع اہل و عیال	ربوہ	۲۰۰۰	
" چوہدری عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت	گوجرانوالہ	۵۰۰	
محترمہ والدہ صاحبہ چوہدری اسعد محمود صاحب گوندل	"	۵۰۰	
مکرم بابو احمد دین صاحب گورونانک پورہ	"	۵۰۰	
" میاں محمد شریف صاحب پنشنر	"	۵۰۰	
" عبدالسلام صاحب اعوان مع اہل و عیال	ربوہ	۵۰۰	
" چوہدری غلام رسول صاحب ٹھیکیدار	"	۵۰۰	
" نذیر احمد صاحب ساجد لیکچرار طبیہ کالج	"	۵۰۰	۱۴۱
" مولوی احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد	"	۵۰۰	۲۰۰
" چوہدری لطیف احمد صاحب X.E.N واپڈا	مرالہ	۵۰۰	
محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسمیع صاحب نون ایڈووکیٹ	سرگودہا	۵۰۰	
مکرم میاں غلام حسین صاحب	ہلال پور	۵۰۰	
" ملک عزیز احمد صاحب	لودھراں	۵۰۰	
" محمد موسیٰ صاحب مع اہل و عیال	"	۵۰۰	
" عبدالخالق صاحب رحمت بازار	ربوہ	۵۰۰	
" چوہدری محمد شریف صاحب و بشیر الدین صاحب باجوہ	"	۵۰۰	
" شیخ عبدالرؤف صاحب ولد میاں محمد یعقوب صاحب درویش	ڈھاکہ	۵۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد شفیق صاحب	چٹاگانگ	۵۰۰	
مکرم اے۔کے۔ایم نور الدین صاحب	"	۵۰۰	
" ایس۔اے نظامی صاحب	"	۵۰۰	
" سید خواجہ احمد صاحب	"	۵۰۰	
" لیفٹیننٹ کمانڈر محمد اسلم صاحب	"	۵۰۰	
" محمود الرحمٰن صاحب	"	۵۰۰	
" محمد نظام الدین صاحب	"	۵۰۰	

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
مکرم عبدالرحیم صاحب یونس	چٹاگانگ	۵۰۰	
" ایس۔ایم۔عثمان صاحب	"	۵۰۰	
" محمد یوسف علی صاحب مع اہل و عیال	"	۵۰۰	
" محمد اسحٰق صاحب	"	۵۰۰	
محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم عبدالسمیع صاحب	"	۵۰۰	
مکرم مولوی لطف الحق صاحب	"	۵۰۰	
محترمہ مختار بانو صاحبہ	"	۵۰۰	
مکرم بہادر خاں صاحب کھوکھر	"	۵۰۰	
" ایس۔آئی۔سلیمان صاحب	"	۵۰۰	
" ایس۔آئی۔بشیر الدین صاحب	"	۵۰۰	
محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ	"	۵۰۰	
مکرم پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب	ربوہ	۵۰۰	
" چوہدری احسان اللہ صاحب مع اہل و عیال	پشاور	۵۰۰	۲۰۰
" سردار بشیر احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ	لاہور	۵۰۰	۵۰۰
" مرزا بشارت محمود صاحب	"	۵۰۰	
" شیخ محمد شریف صاحب	اوکاڑہ	۵۰۰	
" مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ	راولپنڈی	۵۰۰	
" بشارت احمد صاحب بٹ	لاہور	۵۰۰	۲۰۰
" چوہدری وسیم احمد صاحب	سرگودہا	۵۰۰	
" سید مقبول احمد صاحب	راولپنڈی	۵۰۰	
محترمہ سیدہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید مقبول احمد بگیان	"	۵۰۰	
مکرم ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب	محمد آباد اسٹیٹ	۵۰۰	
" عبدالرحمٰن صاحب مع اہلیہ مرحومہ	راولپنڈی	۵۰۰	
" مشتاق احمد صاحب سیکرٹری مال	ماموں کانجن	۵۰۰	
" محمد عبداللہ صاحب باجوہ "	ظفروال	۵۰۰	
" چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان مع اہل و عیال	ربوہ	۵۰۰	۲۰۰
" سیٹھی فضل الحق صاحب	جہلم	۵۰۰	
" شیخ قدرت اللہ صاحب امیر جماعت	"	۵۰۰	۲۰۰
" سید حسنات احمد صاحب	چک لالہ	۵۰۰	۱۰۰
محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ	سیالکوٹ	۵۰۰	
مکرم صوبیدار دین محمد صاحب بھٹی	سیالکوٹ چھاؤنی	۵۰۰	
محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مقبول احمد صاحب مع بگیان	شیخوپورہ	۵۰۰	
مکرم عبدالرؤف خان صاحب	لاہور چھاؤنی	۵۰۰	
" انتصار احمد صاحب	راولپنڈی	۵۰۰	
" اللہ بخش صاحب X.E.N	ساہیوال	۵۰۰	
" ملک غلام نبی صاحب	ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰	
محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک حمید اللہ صاحب	ڈسکہ	۵۰۰	

درخواستِ دعا

میرے والد محترم ڈاکٹر فضل الرشید صاحب اور میری ہمشیرہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بہت بیمار رہیں۔

احبابِ جماعت ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

رحمت علی آف کراچی۔ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴